جواز التوائے حج پر دار الافتاء آستانہ عالیہ
قدسیہ رضویہ کا مدلل مبسوط منقح فتوے

مسمّٰی بنام تاریخی

تنویر الحجۃ لمن یجوز التواء الحجۃ

۱۳

باہتمام جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خان صاحب

مطبوعہ مطبع اہلسنت وجماعت
واقع آستانہ عالیہ رضویہ بریلی

جواز التوائے حج پر دار الافتاء آستانہ عالیہ
قدسیہ رضویہ کا مدلل مبسوط متفقہ فتوےٰ

مسمٰے بنام تاریخی

تنویر الحجۃ
لمن یجوز
التواء الحجۃ

۱۳۵۵ھ

باہتمام جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خاں صاحب

مطبوعہ مطبع اہلسنت وجماعت
واقع آستانہ عالیہ رضویہ بریلی

بار اول ۵۰۰ جلد ۔ ۱۳۵۵ھ ۔ قیمت فی جلد ۱۲

مسئلہ از لکھنؤ مرسلہ علمائے فرنگی محل شب ۲۶ - ربیع الآخر ۱۳۴۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ مندرجہ مصدقہ وملخصہ امور ذیل کا لحاظ کرتے ہوئے مسلم اہل حل وعقد نے اسال التوائے حج کو اصلاح حالات حجاز ودفع مظالم اہل نجد ودفاع سطیرۂ ظالمین مفسدین کے لیے ضروری سمجھا ہو ایسی حالت میں شریعت اسلامیہ میں امسال حج ملتوی کیا جا سکتا ہو یا فوری ادا کرنا ضروری ہو

(۱) ابن سعود اور نجدیوں کا اپنے سوا تمام دیگر فرق اسلامیہ کو مشرک سمجھنا اور اسلیے اُن کی جان ومال کی حفاظت کی فکر نہ کرنا بلکہ جاہل نجدیوں کا حاجیوں کی جان ومال کو اپنی بے توجہی سے خطرے میں ڈالنا اور طائف کے مسلمانوں کو قتل کرکے اُنکے مال میں سے اُسی طرح پانچواں حصہ لینا جس طرح مالِ غنیمت سے کفار کے حاصل کیا جاتا ہے بے گناہ مسلمانوں کا قتل عورتوں سے بدسلوکی مکانات کی تاراجی اسباب وزیورات کی لوٹ مار عام حجاج کو قصداً تکالیف پہنچانا اور غلافِ کعبہ لانے والوں کو محض یا محمل کے نشان بنے ہوئے پر مشرک سمجھنا اور اُنپر سنگ باری اور حملہ کرنا۔

(۲) اعمالِ حج میں دست اندازی کرنا اور حجر اسود کے بوسہ دینے پر اور سعی کرنے میں حاجیوں کو بید سے مار کر دست اندازی کرنا اور خود ابن مسعود اور اُسکے والد کے

طواف کرنے کے وقت دوسرے حاجیوں کو مطاف سے نکالدینا اور اُن پر جبروت کا بیت اللہ میں اظہار کرنا عرفات میں خطبہ نہ پڑھنا وغیرہ عام طور سے حاجیوں پر زمزم کا پانی بند کر کے تکلیف دینا خاصکر زمزم کے استعمالِ مسنونہ سے روکنا۔

(۳) بزرگانِ دین پیشوایانِ مذہب علمائے کرام وصوفیائے عظام اور عام اہلِ اسلام (جو نجدی عقائد کے نہ ہوں) کی تذلیل واہانت وآزار رسانی اور اُنکے ضرب اور بعض صورتوں میں قتل پر آمادہ ہو جانا اور اُن کو امن وامان نہ ہونا۔

(۴) حاجیوں پر اونٹوں کے کرایہ کا اضافہ اور بھاری محصولات کا عائد کرنا جن میں بعض ایسے محصولات بھی ہیں جن کا پہلے سے کوئی اعلان نہیں کیا گیا اور فوری حکم کی وجہ سے اُن کی ادائیگی کے لیے بعض غریب اور متوسط حاجیوں کو دستِ سوال دوسروں کے سامنے دراز کرنا پڑا۔

(۵) زیارتِ مقابر سے مانع ہونا اور عامۂ اہلِ اسلام کو اپنے عقیدہ کے مطابق زیارات واعمالِ حج سے روکنا۔

(۶) ابن سعود اور اُس کے ساتھیوں کے وہ اہانت آمیز افعال جو یقینی طور پر آثارِ متبرکہ ومقابر ومشاہد مقدسہ اور بعض مساجد اور خاصکر جنۃ البقیع اور مزار حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور مزار عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیے گئے۔

المستفتی فقیر محمد قطب الدین عبد الوالی عفا اللہ عنہ فرنگی محل لکھنؤ

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللھم ربنا ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا ویسر لنا امتناعہ

اللھم ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا

فانصرنا علی القوم الکفرین لاسیما النجدیین المفسدین المارقین من الدین مروق السہم من الرمیۃ والخارجین منہ کما تخرج الشعرۃ من العجین کما قال الصادق المصدوق النبی الامین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وعلی الہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین۔ رب انی اعوذ بک من ھمزت الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

ہماری یہ شریعت پاک عزا بیضاء سمحۃ سہلہ ہے والحمد للہ سبحنہ وتعالیٰ خود قرآن عظیم کا ارشاد کریم ہے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر اللہ تعالیٰ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر سختی تنگی دشواری کا ارادہ نہیں فرماتا اُسی کتاب فخیم کا فرمان قویم ہے ماجعل علیکم فی الدین من حرج یعنی اللہ عزوجل نے تم پر دین میں تنگی نہیں فرمائی وما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج یعنی اللہ تبارک وتقدس تم پر تنگی کر دینے کا ارادہ نہیں فرماتا۔ ہمارا رحمٰن ورحیم رب ارشاد فرماتا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا اور فرماتا ہے ولا یکلف نفسا الا ما اٰتٰھا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کسی جان کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جلت عظمتہ وعمت رحمتہ وعظمت رأفتہ اللہ اللہ حق جل مجدہ اپنے حق پر بکمال عنایت اپنے بندے کا حق مقدم فرماتا ہے ارشاد فرماتا ہے وقد فصل لکم ما حرم علیکم الا ما اضطررتم الیہ۔ جل شانہ وتم برھانہ علمائے کرام نے جا بجا اس کی تصریحات فرمائی ہیں کہ حق العبد حقِ شرع پر مقدم ہے مثلاً امام برہان الدین رحمہ اللہ نے ہدایہ میں فرمایا حق العبد مقدم علی حق الشرع بامرہ نیز تفسیرات احمدیہ حضرت علامہ احمد ملاجیون رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ینبغی ان یعلم انہ یشترط فی الزاد والراحلۃ ان یکون ذاھبا وجائیا جمیعا فاضلا عما یدعھا الی عیالہ لنفقتھم الی حین

ہو۔ ولان النفقة حق مستحقه الامرأة وحق العبد مقدم علی حق الشرع

درمختار میں ہے لتقدم حق العبد علامہ شامی قدس سرہ السامی نے ردالمحتار

میں فرمایا قوله لتقدم حق العبد ای علی حق الشرع لا تہاونا بحق الشرع

بل لحاجة العبد وعدم حاجة الشرع الا تری انه اذا اجتمعت الحدود

وفیها حق العبد یبدأ بحق العبد لما قلنا ولانه ما من شیٔ الا ولله تعالٰی

فیه حق فلو قدم حق الشرع عند الاجتماع بطل حقوق العباد کذا فی

الجامع الصغیر لقاضی خان۔ یہاں یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ حدیث میں

فرمایا ہے فدین الله احق اس کے جواب کے لیے فرماتے ہیں الظاهر انه احق

من جهة التعظیم لا من جهة التقدیم فرائض الٰہیہ سے ہر فرض بقدر قدرت

و بشرط استطاعت ہے جہاں کہیں کسی مسلمان کی جان کا اندیشہ ہو۔ نہیں نہیں بلکہ مرض

کے اشتداد ہی کا خطرہ ہو۔ یا مرض بڑھیگا تو نہیں مگر دیر میں صحت کا غالب گمان ہو

بلکہ جہاں مالی نقصان ہو وہاں مولٰی تعالٰی اپنی رحمت سے اپنا وہ فرض اُس سے

ساقط فرما دیتا ہے۔ دیکھو غسل جنابت فرض ہے اور جنب مریض بھی نہیں تندرست

ہے ایسی جگہ بھی نہیں جہاں پانی نایاب یا کمیاب شہر و عمران میں ہو نہ جنگل بیابان

میں مگر تجربہ صحیحہ کی بنا پر اُسے قوی اندیشہ ہو کہ پانی کی ٹھنڈ اُسے ہلاک کر دے یا

مریض کر دے تو تیمم کرے غسل فرض نہیں قال العلامة ابرٰهیم الحلبی فی

الکبیری الجنب الصحیح فی المصر اذا خاف بغلبة ظنه عن التجربة

الصحیحة ان اغتسل ان یقتله البرد او یمرضه یتیمم عند ابی حنیفة

رحمه الله وان کان خارج المصر یتیمم بالاتفاق اُسی میں فرمایا

المریض اذا خاف زیادة المرض بسبب الوضوء او بالتحریك او باستعمال

الماء او خاف ابطاء البرء بسبب ذلك جاز له التیمم ویعرف ذلك

اما بغلبة الظن عن امارة او تجربة او باخبار طبيب حاذق مسلم غیر ظاهر الفسق مسافر ہے اور پانی ملتا ہی مگر عام قیمت سے اتنے زائد پر ملتاہے جو مقومین کی تقویم اور انداز سے باہر ہی اس صورت میں اُس پر وضو وغسل فرض نہیں تیمم کرے چاہے اُس کے پاس سفر کی ضروریات سے کتنا ہی زائد روپیہ ہو اُسی میں ہے وان باعہ بغبن فاحش یتیمم للحرج لان تلف المال کتلف النفس لانہ شقیقہا بلکہ جان کا بھی خوف نہ ہو مرض کا بھی اندیشہ نہ ہو یہ خیال ہو کہ اگر یہ پانی وضو میں صرف کر دیا تو خود یا ساتھ کا جانور اگرچہ کتا ہو پیاسا رہیگا جب بھی وضو یا غسل فرض نہیں تیمم کرے غنیۃ المستملی میں فرمایا ولو کان معہ ماء یکفی للوضوء او الغسل ولکن یخاف علی نفسہ او علی دابتہ ولو کلبا العطش ان استعملہ یجوز لہ التیمم۔ یہاں شاید کوئی یہ شبہہ کرے کہ وضو وغسل عبادات مقصودہ سے نہیں اسلیے وہ ایسی حالتوں میں ساقط ہو جاتے ہیں جو عباداتِ مقصودہ ہیں اُن کا سقوط ان کی طرح نہ ہوگا یہ شبہہ ہر عاقل کے نزدیک واہیہ اور محض لغو و بے معنی ہی کہ وجود ہر مشروط فرع وجود شرط ہے جب شرط فوت ہوگی مشروط کا وجود ممتنع ہوگا اذا فات الشرط فات المشروط مشہور ہے تو عبادات مقصودہ ہوں یا غیر مقصودہ جب شرط فوت ہوگی وہ بھی فوت ہو جائیں گی۔ دیکھو نماز کتنا عظیم فرض ہے کہ تمام فرائض سے اعظم ہی مگر وہ بھی بعض احیان میں ساقط ہو جاتاہے اور بعض میں مؤخر کرنا روا ہوتا ہی جوہرہ نیرہ میں امام قاضی خان سے نقل کیا قال فی قاضیخان فی ظاہر الروایۃ تسقط اذا کان اکثر من یوم ولیلۃ لان مجرد العقل لا یکفی لتوجہ الخطاب لان محمدا ذکر فی النوادر من قطعت یداہ من المرفقین وقدماہ من الساقین لا صلاۃ علیہ فثبت ان مجرد العقل لا یکفی قیام نماز میں فرض ہے اگر اصلا قیام کی طاقت نہ ہو بیٹھکر پڑھے جب بیٹھکر بھی نہ پڑھ سکے

اور اتنی طاقت بھی نہ رہے لیکن اشارے سے پڑھے جب اس کی بھی طاقت نہ رہے نماز مؤخر کرے روزہ فرض ہے مگر خود قرآن عظیم میں فرمایا ومن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر - زکوٰۃ فرض ہے مگر بعض اوقات اُس کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے جیسے وہ مال جو دریا میں گر جائے یا وہ جو کوئی غاصب غصب کر لے اور اُس کے پاس بینہ نہ ہو یا جنگل میں کہیں دفن کر کے وہ جگہ بھول جائے یا وہ دَین جس سے مدیون انکار کر جائے اور اس کے پاس بینہ نہ ہو وغیرہ وغیرہ ہر سال شمار سے زکوٰۃ ساقط ہے اگرچہ بعد کچھ سنین کے اموال مل جائیں پھر بھی سنین ماضیہ کی زکوٰۃ واجب نہیں لعدم النمو تنویر الابصار و درمختار میں ہے ولا فی مال مفقود وجدہ بعد سنین وساقط فی بحر استخرجہ بعدہا ومغصوب لا بینة علیہ ومدفون ببریة نسی مکانہ ثم تذکرہ وکذا الودیعة عند غیر معارفہ ودین کان جحدہ سنین ولا بینة له علیہ ثم صارت بان اقر بعدہا عند قوم وما اخذ مصادرة ای ظلما ثم وصل الیہ بعد سنین لعدم النمو - یونہیں حج بیشک فرض ہے مگر راہ میں اگر ایسا سمندر ہے جس سے گزر غیر ممکن ہو تو فرض نہیں یا راہ میں کوئی شوکت والا گروہ ہے جس سے لوگ اپنے آپ کو کمزور دیکھتے ہیں اور تاب مقاومت نہیں رکھتے اس صورت میں فرضیت ساقط ہو - یا شخص مفلوج اپاہج وغیرہ ہے اُس پر فرض نہیں یونہیں وہ جو محبوس یا کسی ایسے بادشاہ سے خائف ہو جو حج سے مانع ہو فتاویٰ خانیہ میں ہے ومن الشرائط امن الطریق حتی قال الصفار رحمہ اللہ لا نری الحج فرضا منذ عشرین سنة حین خرجت القرامطة وهکذا قال ابوبکر الاسکاف فی سنة ست عشرین وثلثمائة یعنی شرائط حج سے امن طریق ہے یہاں تک کہ حضرت امام ابوالقاسم صفار نے فرمایا میں بیس سال سے حج فرض نہیں جانتا جب سے قرامطہ ملاعنہ کا ظہور ہوا اور ایسا ہی امام ابوبکر اسکاف نے ۳۲۶ھ میں ارشاد

کیا جامع الرموز میں ہے وافتی ابوبکر الجصاص ببغداد انہ سقط عن الرجال
ایضا لکثرۃ الاخطار وبہ افتی الوبری والترجمانی بخوارزم وابو الفضل الکرمانی
بخراسان وقال عبد اللہ البلخی لیس الحج علی اھل خراسان منذ کذا سنۃ یعنی
حضرت امام ابوبکر جصاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغداد مقدس میں فتویٰ دیا کہ خطرات کی
کثرت کے سبب مردوں سے بھی حج ساقط ہو اور وبری و ترجمانی نے خوارزم میں سقوط
حج کا فتویٰ دیا **فتاویٰ بزازیہ** میں ہے قد افتی الوبری بخوارزم وابن شجاع بخراسان
وابوبکر الرازی ببغداد بسقوط الحج فی زماننا عن الرجال یعنی امام وبری نے خوارزم
اور امام ابن شجاع نے خراسان اور امام ابوبکر رازی نے بغداد میں ہمارے زمانے میں
مردوں سے بھی سقوط حج کا فتویٰ دیا **فتاویٰ امام قاضیخاں** میں فرمایا لو کان بینہ
وبین مکۃ بحر فھو کخوف الطریق **مجمع الانہر** میں **شمنی** سے ہے لو کان الطریق بحرا
لا یجب **اسی میں** نیز **ہندیہ** میں ہے وقال الکرمانی ان کان الغالب فی البحر
السلامۃ فی موضع جرت العادۃ برکوبہ یجب (وھو الاصح) (وظاھرہ ان امن
الطریق شرط الوجوب) اھ مختصرا **فتاویٰ عالمگیریہ** میں **فتح القدیر** سے ہے منہا
سلامۃ البدن حتی ان المقعد والزمن والمفلوج ومقطوع الرجلین لا یجب علیہم حتی
علیھم الاحجاج ان ملکوا الزاد والراحلۃ ولا الایصاء فی المرض والحق بھم
المحبوس والخائف من السلطان الذی یمنع الناس من الخروج الی الحج
وکذا لا یجب الاحجاج عہ عنہم اھ مختصرا **فتح القدیر** میں ہے اذا غلب الخوف

عہ ہذا ما ہو ظاہر المذہب عن امامنا الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبعد روایۃ عن صاحبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ظاہر الروایۃ
عنہما انہ یجب علیہم فان احجوا اجزاہم ما دام العجز مستمرا بہم فان زال فعلیہم الاعادۃ بانفسہم ظاہر فی تحفۃ
اختیارہ وکذا الاسبیجابی وقواہ فی الفتح کذا قال فی البحر ۱۲ عہ ہذا کلہ علی ان سلامۃ البدن من الطریق شرط
الوجوب لا الاداء علی اختیار انما شرط الوجوب لا ادا فیجب علیہم الاحجاج وبعد زوال الاعذار لزمہم الاعادۃ بانفسہم فان
لم یحجوا او لا یحجوا فالوصیۃ ۱۲ منہ

يلى القلوب من المحاربين لوقوع النهب والغلبة منهم مرارا او سمعوا ان
طائفة تعرضت للطريق ولها شوكة والناس يستضعفون انفسهم
عنهم لا يجب علامہ طحطاوی فرماتے ہیں يشترط ان لا يكون خائفا من
سلطان يمنع عنه منسک متوسط میں امام العالم علامہ رحمۃ اللہ سندی اور اسکی
شرح مسلک متقسط میں علامہ علی قاری فرماتے ہیں من خاف من ظالم او
عدو او سبع او غرق او غير ذلك اى غير ما ذكر من قاطع طريق او
مكاس او مناع لم يلزمه اداء الحج عه بنفسه بل بماله والعبرة بالغالب
اى فى الامن وغيره برا او بحرا فان كان الغالب السلامة يجب والا اى ان
كان الغالب القتل والهلاك فلا كذا قاله ابو الليث وعليه الفتوى
وفى القنية وعليه الاعتماد۔

جب یہ معلوم ہولیا تو ہم کہتے ہیں اور بجزم و یقین کہتے ہیں کہ آج جبکہ حجاز مقدس میں ابن سعود منحوس و نامسعود مخذول و مطرود و مردود اور اُس کے ہمراہیان نامحمود کا تسلط ہوا اور حسب بیان سائل فاضل و دیگر کثیر حضرات حجاج و افاضل امان مفقود ہے فرضیت ساقط ہے یا ادا غیر لازم ہے کہ اللہ عزوجل نے حج اُسی پر فرض فرمایا ہے جو استطاعت رکھتا ہو اور یہاں سرے سے استطاعت ہی نہیں قال تعالیٰ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۝ وہ حجاج جو ایسے مال کے مالک نہیں جو اُن کے دیون و مسکن و فرش و ثیاب و فرس و سلاح و نفقۂ عیال و اولاد صغار سے جانے آنے کی مدت تک زائد ہو اور زاد و راحلہ کے لیے کافی ہو زیر بحث ہی نہیں کہ اُن پر فرض ہونے کا کوئی بھی قائل نہیں یہاں تک کہ خود نجدی بھی اور ہمارے خیال میں ایسے ہی حجاج اکثر و بیشتر ہوتے ہیں

عه وهذا كالنص على اختيار ان الامن شرط وجوب الاداء ١٢ منه

کہ غربا ہی زیادہ جاتے ہیں امرا سے کون جاتا ہے الا ما شاء اللہ تو یہ
وہ جو طبقۂ امراسے ہیں تو اگر امن ہوتی اُن پر حج کرنا فرض ہوتا اب جبکہ یہ
بار بار ثابت ہو لیا کہ امن مفقود ہے فرضیت حج یا وجوب ادا کیونکر موجود ہے یہاں تو
ضرب و قتل بعض حجاج و نہب بعض اموال سائر حجاج ثابت ہے اگر ثابت نہ بھی ہوتا
تو یہ تو کسی سے مخفی نہیں کہ نجس ابن سعود اور اُس کی جماعت تمام مسلمانوں کو کافر
مشرک جانتی ہے اور اُن کے اموال کو شیر مادر سمجھتی ہے اُن کا یہ عقیدہ خبیثہ اور اُنکا
قتل و نہب مسلمین کا عادی ہونا ہی مسلمانوں کے اُن سے خوف ضرب نہب و قتل و
غارت کا کافی ذریعہ ہے اور اب جبکہ وہ سب اُن خبثا نے کر کے دکھا دیا جسکی اُنکے
اُس ملعون عقیدے سے قوی امید ہو سکتی تھی تو اب تو عدم امن پر یقین کامل ہو گیا
جب ظن غالب ہی سقوط فرضیت یا عدم لزوم ادا کے لیے کافی ہے کہ ظن غالب فقہیات
میں ملتحق بالیقین ہے کما صرحوا به قاطبة تو یقین کامل تو اس سے بھی اعلیٰ ہے
اب فرضیت حج یا لزوم ادا کا حکم کیونکر ہو سکتا ہے **فتاویٰ خانیہ** میں ہے من الشرائط
الاستطاعة وهي ان يملك مالا فاضلا عن مسكنه وفرشه وثياب بدنه
وفرسه وسلاحه ونفقة عياله واولاده الصغار مدة ذهابه وايابه
وان كفى ذلك الفاضل للزاد والراحلة محملا او زاملة او شق محمل
كان عليه الحج **بدائع** میں ارشاد کیا اما تفسير الزاد والراحلة فهو ان
يملك من المال مقدار ما يبلغه الى مكة ذاهبا وجائيا راكبا لا ماشيا
بنفقة وسط لا اسراف فيه ولا تقتير فاضلا عن مسكنه وخادمه
وفرسه وسلاحه وثيابه واثاثه ونفقة عياله وخدمه وكسوتهم
وقضاء ديونه **ہندیہ** میں فرمایا وسوى ما يقضى به ديونه ويمسك
نفقة عياله ومرمة مسكنه ونحوه الى وقت انصرافه الیہ **محیط**

امام سرخسی میں ہے۔ یہاں تک کہ بعض علما نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص تجارت سے معیشت کرتا ہو پھر وہ ایسے مال کا مالک ہو جو زاد سفر و راحلہ و نفقۂ عیال و اطفال کے لیے وقت خروج سے واپسی تک کافی ہو اور راس مال تجارت بھی باقی رہے جب تو فرض ہے اور اگر کسب کو کافی ہو کر تجارت کا راس المال نہیں بچتا تو فرض نہیں خانیہ میں نیز **علمگیری** وغیرہا میں فرمایا قال بعض العلماء ان کان الرجل یعیش بالتجارۃ فملک مالا مقدار مالو دفع منہ للزاد والراحلۃ لذھابہ وایابہ ونفقۃ عیالہ واولادہ من وقت خروجہ الی رجوعہ ویبقی لہ بعد رجوعہ رأس مال التجارۃ التی یتجر بھا کان علیہ الحج والا فلا۔ **بدائع** امام ملک العلما ابو بکر مسعود کاشانی میں ہے ان اللہ تعالیٰ شرط الاستطاعۃ ولا استطاعۃ بدون امن الطریق کما لا استطاعۃ بدون الزاد والراحلۃ **فتاوی علمگیریہ** میں **تبیین الحقائق** امام فخر الملۃ والدین زیلعی سے ہے قال ابو اللیث ان کان الغالب فی الطریق السلامۃ یجب وان کان خلاف ذلک لا یجب علیہ الاعتماد۔ امام فقیہ النفس فخر الاسلام فخر الدین قاضیخان نے حضرت امام فقیہ ابو اللیث سے نقل فرمایا ان کان الغالب فی الطریق السلامۃ یفترض الحج وان کان الغالب ھو الخوف والقطع لا یفترض یعنی اگر راہ میں سلامتی (جان و مال) غالب ہو تو حج فرض ہے اور اگر غالب خوف و قطع ہو تو فرض نہیں **مجمع الانہر** میں فرمایا والمعتبر غلبۃ السلامۃ فی الطریق علی المفتی بہ **للہ الانصاف**۔ کیا اس نجس کے ایسے گندے ناپاک مظالم پر بھی خوف و قطع غالب نہ ہوگا تو پھر اور کونسا وقت غلبۂ خوف و قطع کا ہوگا۔

آہ صد آہ یہ وقت آج اسلام و مسلمین پر نیا نہیں یہ مصیبت کبریٰ و داہیۂ عظمیٰ پیشتر بھی ہو چکی ہے دور قرامطہ ملعونین میں بھی ائمہ و علما نے سقوط حج کا فتویٰ دیا تھا امام کرخی نے

اُسوقت جو واجب جانا تھا وہ اسلیے کہ انکے خیالِ مبارک میں حاجیوں سے قرامطہ ملاعنہ کے شر کا
دفع ممکن تھا فتح القدیر میں اسکی تصریح فرمائی حیث قال فعلم انه رای ان الغالب ف
شرهم عن الحاج نہ یہ کہ دفع شر قرامطہ تو انکے نزدیک بھی ناممکن تھا مگر حج کو جانا پھر بھی واجب
تھا اعلیحضرت سیدی الوالد الماجد قدس سرہ نے جد الممتار میں فرمایا فاذا لم یغلب فلا شك فی عدم الافتراض
تو یہاں سے یہ نتیجہ نکلا کہ اگر دفع شر اشرار اللئام ناممکن ہو تو کسی کے نزدیک بھی اُسوقت حج کرنا فرض نہیں
اب ہر وہ شخص جس کے سر میں دماغ و دماغ میں عقل اور پہلو میں دل اور دل میں ذرہ سا انصاف
اور چہرے پر آنکھیں اور آنکھوں میں حق کی روشنی اور کان اور کانوں میں قوتِ سمع
موجود ہو دیکھتا سنتا سمجھتا اور اعتراف کرتا ہو کہ آج ان نجدیانِ نافرجام کے اس
فتنے کی روک تھام حاجیوں سے ممکن نہیں تو کس طرح اُن پر حج کرنا فرض ہوگا۔
تدریجاً قتلِ حجاج نجدیہ سے ثابت اور جامع الرموز میں واقعات امام ناطفی سے
نقل کیا ان قتل بعض الحاج عذر فی ترك الحج یونہیں بزازیہ میں فرمایا قتل
بعض الحجاج عذر مالم یظهر الامن عن وقوع مثله یونہیں علامہ طحطاوی کے حاشیہ
مراقی الفلاح میں ہے قتل بعض الحجاج عذر یونہیں ابو السعود و طحطاوی علی الد
میں ہے در مختار میں تصریح فرمائی کہ ان قتل بعض الحجاج عذر یعنی بیشک
بعض حجاج کا قتل ترک حج کے لیے عذر ہے اور جبتک امن نہ ہو عذر رہیگا۔ علامہ شامی
قدس سرہ السامی نے رد المحتار میں زیر قول مذکور در مختار علامہ حموی سے نقل فرمایا
ای فی کل عام او فی غالب الاعوام وحینئذ فلا تکون السلامة غالب
یعنی ہر برس یا غالب اعوام میں ایسا واقع ہوتا ہو تو اس وقت غلبہ سلامت رہ
اس عبارت پر کوئی حامی نجدیان بغلیں نہ بجائے کہ دیکھیے ابھی نجدی قبضہ ک
بہت برس نہ ہوئیں (خدا جلد نجدیوں کو دفع فرمائے) جس سے کھلتا کہ انھو
ہر برس بعض حجاج کو قتل کیا یا اکثر برسوں میں۔ کہ امن طریق کی بحث میں وہ

فرماتے ہیں جہاں ہر سال چوروں ڈاکوؤں کا ہونا ضرور نہیں نہ اکثر ہونا کچھ ضرور تو غلبۂ سلامت اُس وقت تک نہ جائیگا جب تک ہر سال یا غالباً عوام میں قتل و غارت واقع نہ ہو ہاں جب اکثر ہوگا تو غلبۂ سلامت نہ ہوگا کہ ظن غالب ہوگا کہ وہ وہیں رہتے یا قوافل کی خبریں معلوم کرکے وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ ہم تو وہاں کلام کر رہے ہیں جہاں آج فتنہ انگیزوں مفتنوں کمینہ خصائل جنگلیوں نجدی وحشیوں نے پڑاؤ ڈالدیے ہیں اور برابر قتل وغارت فتنہ و فساد کرتے رہتے ہیں۔ کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ جب حاجیوں کو یہ معلوم ہو کہ راہ میں ایسے قطاع کا مسکن ہے جو اُن کی تاک ہی میں لگے ہوئے ہیں اور ہتھیار بند فنونِ حرب سے واقف بہت بڑے جتھے والے ایسے جن سے ان کی کوئی پیش نہیں جائے گی ایک سال جاکر حاجی انھیں دیکھ اور اپنے بعض قتل کرا آئے ہوں پھر بھی اُن پر حج کا ادا کرنا لازم ہے جبتک اُن کے دفع کا اطمینان نہ ہولے کیا فتح القدیر کی ابھی وہ عبارت دیکھی کہ او سمعوا الخ وہ تو سمعوا فرماتے ہیں اور یہاں تو حجاج اپنی آنکھوں دیکھ آئے ہیں اُس عبارت میں تو قتل وہلاک کا محض ظن غالب ہی تھا یہاں تو قتل وغیرہ آنکھیں دیکھا ہے۔ یونہی نجدی حیلوں کی گردن تھی کہ علامہ شامی نے اس کے بعد یہ فرمایا کہ فیہ نظر فان غلبۃ السلامۃ لیس المراد بھا لکل احد بل للمجموع و ھی لا تنتفی الا بقتل الاکثر او الکثیر اما قتل اللصوص لبعض قلیل من من جمع کثیر سیما اذا کان لتفریطہ بنفسہ وخروجہ من بینھم فالسلامۃ فیہ غالبۃ۔ اب آپ غور فرمائیے کہ علامہ شامی نے جو نظر فرمائی اُس کا منشا یہ ہے کہ مطلق بعض جس کا اطلاق اتنے قلیل پر بھی ہو سکتا ہے جس سے خوف غالب نہ ہو اور غلبۂ سلامت باقی رہے جیسے کسی خاص سبب سے اِکّا دُکّا قتل ہوتا ہی رہتا ہے اور ظاہر ہے کہ اُس سے نہ غلبۂ سلامت جاتا ہے نہ قلوب پر خوف غالب

ہوتا ہی عذر نہیں ہو سکتا ہاں جب قتل زیادہ ہو جائے اور غلبۂ سلامت نہ رہے
یعنی حالتِ معتاد سے وہ قتل متجاوز ہو جائے تو عذر ہو گا تو بعض سے مراد وہ
بعض ہوئے جن کے قتل سے غلبۂ خوف ہو جائے اور غلبۂ سلامت جاتا رہے
جیسا کہ ہر ذی عقل پر ظاہر ہے تو لا تنتفی الا بقتل الاکثر او الکثیر میں
کثیر و اکثر سے مراد اکثر و کثیر فی نفسہ ہے نہ اضافی جس کے یہ معنی ہوں کہ مقتولین
کی تعداد غیر مقتولین سے بڑھ جائے ظاہر ہے کہ اسے کوئی تسلیم نہیں کر سکتا ورنہ
کیا کوئی عاقل کہہ سکتا ہے کہ مثلاً تیس لاکھ حاجیوں سے جبتک پندرہ لاکھ
یا دس لاکھ سے کچھ زائد قتل نہ ہوں غلبۂ سلامت باقی ہے و لا حول و لا قوۃ الا
باللہ یہیں علامہ شامی فرماتے ہیں نعم اذا کان القتل بمحاربۃ القطاع مع
الحجاج فہو عذر اذا غلب الخوف لما مر عن الفتح من انہ یشترط
عدم غلبۃ الخوف الخ اگر اکثر و کثیر سے مقابل قلیل مراد ہوتا تو علامہ قتل بالمحار
میں بھی یہی فرماتے کہ وہی لا تنتفی الا بقتل الاکثر او الکثیر جب اس صورت
میں وہ بے اکثر و کثیر قتل عذر مانتے ہیں تو ہر ادنیٰ سمجھ والے پر روشن ہے کہ اُن کی مراد
اکثر و کثیر سے فی نفسہ اکثر و کثیر ہے نہ وہ جو مقابل قلیل ہے اکثر و کثیر سے مراد وہ اکثر
کثیر لینا جو قلیل کے مقابل ہے نرا جنون ہے کہ علامہ شامی کی وہ نظر بعینہ صورت
قتل بمحاربہ میں بھی ویسے ہی جاری اور اسے وہ بے اکثر و کثیر تسلیم فرما رہے ہیں
یہاں بھی تو کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ غلبۂ سلامت ایک کے لیے مراد نہیں بلکہ
مجموع کے لیے اور وہ اُس وقت تک منتفی نہ ہو گا جب تک محاربہ قطاع سے
کثیر یا اکثر نہ قتل ہوں۔ الحمد للہ ہر فہیم پر روشن ہے کہ یہ عبارت شامی نعم
اذا کان القتل بمحاربۃ القطاع مع الحجاج فہو عذر الخ نجدیہ کی رگ
جان قتل کر رہی ہے یعنی محاربہ ایسی چیز نہیں جو کا لمعتاد ہوا اور چوروں کا

لملہ سے کسی ایک آدھ کو قتل کر دینا مثل معتاد ہو کر اکثر ہوتا ہے اور اُس سے
غلبۂ خوف نہیں ہوتا نہ غلبۂ سلامت جاتا ہے بلکہ اسی طرف اُن کا یہ ارشاد بھی ناظر
ایضا فانما یحصل من الموت لقلۃ الماء وھیجان السموم اکثر مما یحصل
القتل باضعاف کثیرۃ - اس میں علامہ نے صاف کر دیا کہ اگر معتاد قتل ہوجانا
بھی رافع غلبۂ سلامت مانا جائے تو قلتِ ماء و ہیجانِ سموم وغیرہ سے جو اموات
کثیرہ واقع ہوتی ہیں وہ بدرجۂ اولیٰ رافع غلبۂ سلامت ہونگی واذ لیس فلیس
علاوہ بریں علامہ شامی کی یہ عبارت امن طریق کے بارے میں ہے یعنی راہ میں
احیاناً اگر قتل واقع ہو تو غلبۂ سلامت بقتل اکثر یا کثیر ہی منتفی ہوگا یہ وہاں سے
کسی طرح متعلق نہیں جہاں پہلے سے معلوم ہے کہ شوکت والا گروہ ہے جس سے
حاجی اپنے آپ کو ضعیف پاتے ہیں. کیا نہ دیکھا کہ علامہ شامی نے وہ عبارت
فتح استفادۃً نقل فرمائی جس میں ہے او سمعوا ان طائفۃ تعرضت للطریق
ولھا شوکۃ الخ یہاں اکثر تو اکثر ایک بھی قتل نہیں اور غلبۂ سلامت مفقود اور
غلبۂ خوف موجود اگر علامہ شامی کا وہ ارشاد یہاں سے بھی متعلق مانا جائے تو کیا
اُن کے کلام میں کھلا تناقض مانا جائیگا اور سب جانے دو تو ما نحن فیہ میں بھی
تو معاملہ ہی [illegible] کیا مصری حجاج پر نجدیوں کا حملہ اور اُس میں حجاج کا قتل کوئی چھپی
ڈھکی بات ہے اور محاربہ کے متعلق علامہ شامی ہی کی تصریح ابھی گزری بھاری بھاری
محصول جبراً لینا اُس کا معلوم اور مفسدات سلک میں گزرا من خاف من قطاع
الطریق او مکاس او مناع لم یلزمہ اھ مختصراً - اور امام ابو بکر جصاص اور امام
ابو الفضل کرمانی اور امام ترجمانی اور امام وبری اور امام عبد اللہ بلخی اور امام ابن شجاع
وغیرہم ائمہ کے اُس فتوائے سقوط فرضیت حج کی وجہ بھی علمائے کرام نے یہی تحریر
فرمائی ہے کہ بے رشوت دیے کام نہ چلتا تھا اور رشوت دینا ناجائز اور

جس طاعت میں کسی محظور و منکر کا ارتکاب کرنا پڑے وہ مرتفع ہوجاتی ہے مضمرات
وفتاوی قاضیخاں وفتح القدیر و بزازیہ وغیرہا کتب معتمدہ معتبرہ میں ایسا ہی
فرمایا۔ نیز جامع الرموز میں ہے انما قالوا ذلک لانہ لا یتوصل الی الحج الا بارتکاب
فتکون سببا للمعصیۃ ومتی یؤل الامر الی ھذا یرتفع الطاعۃ۔ امام
ابوالفضل کرمانی نے فرمایا کہ لولم یتمکن من المضی وسلوک الطریق الا بدفع
شیٔ من مالہ ونفقتہ کالمکس ونحوہ قال بعض اصحابنا ھو عذر و
لا یجب الحج حتی انھم قالوا یاثم بدفع ذلک الی الظلمۃ ویجوز لہ
ان یرجع من المکان الذی یؤخذ منہ المکس والخفارۃ ای قبل الاخذ
منہ یعنی اگر راہ روی پر بے ظالموں کو اپنے مال ونفقہ سے کچھ دیے قدرت
نہ پائے جیسے مکس وغیرہ ہمارے بعض اصحاب نے فرمایا یہ عذر ہے اور (اسوقت) حج
واجب نہیں یہانتک کہ ان فقہائے کرام نے تصریح فرمائی کہ ظالموں کو کچھ دینے پر
گناہگار ہوگا اور اُسے اُس جگہ سے جہاں مکس وغیرہ لیا جاتا ہو اخذ سے پہلے واپس ہوجانا جائز ہے
قنیہ ومجتبیٰ میں ہے کہ امام وبری نے ارشاد کیا للقادر علی الحج ان یمتنع منہ
بسبب المکس الذی یؤخذ من القافلۃ وکذا لو کان فی الطریق خفارۃ
یہاں شاید کوئی کہنے والا کہے کہ کتب معتمدہ معتبرہ میں اس کے معارض بھی ہیں مثلاً
جامع الرموز ہی میں منیہ سے نقل کیا لا یمتنع الحج بالمکس فانہ لا یخلو قافلۃ
عن ذلک فلو سقط الحج بمثل ذلک ارتفع العمل بقولہ تعالی للہ علی
الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا بزازیہ میں فرمایا والامام الکرخی
وبعض فقہائنا لم یرضوا بہ والمختار عدم السقوط لان البادیۃ و
الطریق ما خلت عن آفۃ ومانع ما وانی یوجد رضاء اللہ تعالی وزیارۃ
الاماکن بلا مخاطرۃ نیز اُسی میں فرمایا واختلف ان الامن ھل یرتفع بالخ

مہا بات فی الطریق وقد ذکرناہ۔ ہماری نظر میں یہ نصوص ضرور ہیں اور قنیہ
یں اسی پر اعتماد کیا اور مجتبیٰ میں اسی کو معتمد ٹھہرایا اور بزازیہ میں اسی کو مختار رکھا اور
مناج میں اسی پر فتویٰ بتایا مگر بحث سے یہ بھی خالی نہیں رد و قدح یہاں بھی موجود
ات یہ ہے کہ منشائے اختلاف صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات کرام نے اس
بنا پر کہ مکس رشوت ہے اور رشوت جس طرح لینا حرام یونہی دینا بھی اور طاعت جب
سبب معصیت ہو فرض نہیں رہتی مطلقاً مکس وغیرہ کو عذر ٹھہرا دیا یہ حضرات اس سے
راضی نہیں ہوئے کہ اگر مکس وغیرہ لینے کی صورت یہ ہو کہ آدمی مضطر ہو جائے تو اس
صورت میں اس پر اثم نہیں اور جب اثم نہ رہا تو طاعت سبب معصیت نہ ہوئی تو مرتفع
نہ ہوئی جب مرتفع نہ ہوئی تو جانا لازم ہوا انھوں نے اسلیے مکس وغیرہ ہوتے ہوئے بھی
دیکر جانا لازم قرار دیا ہاں ادائے مکس پر قادر ہونا لازم جانا تو بظاہر یہ بات ہونی چاہیے
تھی کہ ان کے نزدیک حالت اضطرار میں مکس عذر نہ ہوتا اور حالتِ التزام
میں ہوتا کہ حالت اضطرار میں ارتفاع اثم ہے نہ حالتِ التزام میں مگر جیسے
ان حضرات نے مطلقاً مکس کو کوئی بھی حالت ہو عذر ٹھہرا دیا یونہی انھوں
نے کوئی بھی حالت ہو اضطرار خواہ التزام سب میں کہہ دیا کہ مکس عذر نہیں
بسبب الحج وان علم انہ یؤخذ منہ المکس۔ امام ابن الہمام نے بھی
یہی فرمایا تھا کہ ثم لا نسلم فی مثلہ علی الاخذ لا المعطی۔ اسپر
علامہ شامی نے علامہ ابن کمال پاشا رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک نفیس اعتراض
نقل کیا شامی میں فرمایا واعترضہ ابن کمال باشا فی شرحہ
علی الہدایۃ بأن ما ذکر فی القضاء لیس علی اطلاقہ
بل فیما اذا کان المعطی مضطرا بأن لزمہ الاعطاء ضرورۃ
عن نفسہ ومالہ اما اذا کان بالالتزام منہ فبالاعطاء

ایضاً یأثم وما نحن فیہ من ھذا القبیل واقرہ فی النھر
امام ابن ہمام نے جو یہ فرمایا کہ رشوت دینے کا گناہ نہ ہوگا لینے والے پر
ہوگا جیسا کہ کتاب القضا میں تقسیم رشوت سے معلوم ہولیا اس پر علامہ
ابن کمال پاشا نے یہ اعتراض فرمایا کہ کتاب القضاء میں جو مذکور ہوا ہے
وہ مطلق نہیں بلکہ اثم نہ ہونا اُس صورت میں ہے جبکہ دینے والا مضطر ہو
کہ اُسے اپنی جان یا مال کی حفاظت کے لیے اعطا لازم ہوگیا ہو لیکن اگر
دینے والے نے اس کا التزام کیا ہو تو دینے والا بھی آثم ہوگا اور ہم جس میں
کلام کر رہے ہیں وہ اسی قبیل سے ہے۔ اور نہر میں اسے برقرار رکھا
علامہ ابو السعود نے اس اعتراض کا ایک جواب بھی رد المحتار میں نقل فرمایا ہے
حیث قال واجاب السید ابو السعود بانہ ھنا مضطر لاسقاط الفرض
عن نفسہ یعنی دینے والا اپنے نفس سے اسقاط فرض کے لیے مضطر ہے۔
اعلیحضرت قبلہ سیدنا الوالد الماجد قدس سرہ الواحد نے اس جواب پر اپنے حاشیہ
جد الممتار علی رد المحتار میں یہ ارشاد کیا ھذا اول الکلام فانھم یقولون اذا یفترض
اذن للتوقف علی ارتکاب حرام یعنی یہ

آئی کہاں سے گردش پرکار پاؤں میں		پھر پھر کے دائرے ہی میں رکھتے ہیں ہم قدم

یہ تو جہاں سے چلے تھے وہیں آگئے۔ یہ تو اول کلام ہے اسلیے کہ وہ حضرات اس فرض
فرض ہی کب مانتے ہیں جس طاعت کا ارتکابِ حرام پر توقف ہو وہ مرتفع ہی فرض
نہیں۔ نیز التحریر المختار حاشیہ رد المحتار میں بھی اُس کے مصنف نے فرمایا ھذ
الجواب یستقیم علی روایۃ ان الامن شرط لوجوب الاداء لا للوجوب
اس کا یعنی حاصل وہی ہے کہ وہ حضرات تو امن کو شرط وجوب فرماتے ہیں اور یہ
جواب اس شرط پر ٹھیک نہیں۔ یوہیں درمختار میں جو فرمایا مع امن الطریق

[stamp] ۲۰۰۰

دلو باالرشوۃ۔ اسے خود انھوں نے فرمادیا کہ علی ما حققہ الکمال۔ یعنی امام ابن ہمام کی تحقیق کی بنا پر۔ اور اُن کی وہ تحقیق ابن کمال پاشا اور نہر کے اعتراض سے مخدوش ہوگئی تو درمختار اور طحطاوی وغیرہ کا دلو باالرشوۃ فرمادینا بھی۔ علامہ رملی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہت خوب رشاد فرمایا وان کان الاثم علی الاخذ لکن وجود الضرر العائد علی المعطی فی مالہ صیرہ عذرا فی ترک الحج۔ یعنی اما کہ گناہ لینے والے پر ہی لیکن معطی کے مال میں جو ضرر عائد ہے اس نے اُسے ترک حج کا عذر کردیا۔ یہی علامہ رملی مقطع کا بند تو یہ ارشاد کرتے ہیں کہ دلو صح ھذا للزم الحج مع تحقق القتل والنھب۔ اگر یہ صحیح ہو تو ضرور حج مع تحقق قتل و نہب لازم ہو اسی لیے جامع الرموز میں یہ دونوں قول نقل کرکے کہا فالاعتماد علی ما قال الفقیہ ابو اللیث انہ ان غلب سلامۃ الطریق ففرض والا ساقط۔ اگر سلامت جان و مال غالب ہے تو فرض ورنہ ساقط۔ یہ مسئلہ اگرچہ بہت مختلف فیہا ہو مگر ہم کہتے ہیں کہ ہنگام ضرورت جب دوسرے مذہب کے امام کے قول پر عمل کی اجازت ہو تو کیا اپنے مذہب کے ایک ایسے قول پر عمل حرام ہوگا جو کسی ایک عالم کا قول نہیں بلکہ بہت سے کبار ائمہ و علما کا قول ہے اور ضرورت بھی کیسی عظیم دینی ضرورت۔ آہ آج ابن سعود جو شنیع و خبیث فعل برپا کر رہا ہے وہ کیا کسی سے مخفی ہیں۔ اُس کے فتنہ و فساد کے شکار علما و ائمہ ہی نہیں عامۂ مسلمین ہیں۔ آہ۔ اس زمین کی سطح بالا ہی تک اُس کے فتنے نہیں بلکہ وہ مقدس ہستیاں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آل و ازواج و اہلبیت اطہار حضور نبی کریم علیہ ثم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم جن میں اکثر کو خود بنفس نفیس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے سپرد خاک فرمایا تھا جو قرنوں سے زیر زمین آرام فرما تھیں اُنھیں اس ظالم جابر نے وہاں بے چین کیا اور

اُن پر ظلم و ستم کیے کہ اُن کے مزارات طیبہ بے نام و نشان کر دیے یہی نہیں پاک قبور میں بندوقیں ماریں گولیوں سے انھیں چھلنی کر دیا نجدی وحشیوں نے اُن میں پیشاب کیا اور معاذ اللہ انھیں مرلیہ بنا دیا۔ اتنا ہی نہیں کہ معابر و مآثر و مساجد ڈھا کر اور مسلمانوں کے مال و جان لوٹ کر وہ بیٹھ جاتا ابھی اُسے صبر نہیں آیا۔ آہ۔ آج وہ کعبۂ دل ڈھانے کی شب و روز فکریں کر رہا ہے۔ مسلمانوں کے ایمان لوٹنا چاہتا ہے وہ ضلالت و گمراہی کی کتاب پلید بر عکس نہند نام زنگی کافور کی صحیح مصداق مسمّٰے بہ کتاب التوحید مکۂ معظمہ میں چھاپ کر تقسیم کر رہا ہے۔ اس ظلم کی کچھ انتہا ہے۔ یہی نہیں کہ اُس کا یہ فتنہ مکۂ معظمہ کے ساکنوں ہی تک محدود ہو بلکہ اُس کے گُرگ صیاد ایام حج میں حاجیوں پر اپنے پُر از مکر و فریب دام پھینکتے اور اُس جبل و زور گمراہی و ضلالت کے جال میں انھیں پھانسنا چاہتے ہیں۔ کیا کوئی ایسی جگہ جانا لازم جانیگا جہاں نہ صرف اُس کے مال کے دشمن ہوں بلکہ جانی دشمن ہوں نہ صرف جان کے لیوا ہوں بلکہ ایمان کے اعدا ہوں کیا اپنے جان و مال و ایمان کی حفاظت فرض نہیں کیا ایسے دشمن کو جو نہ صرف اپنا دشمن ہو بلکہ اُن اسلاف کرام کا بھی جنھیں اس جہان سے گزرے صدیں ہو گئیں نہ صرف اُن کا بلکہ اللہ و رسول کا کھلا دشمن ہو اُسے طاقت و قوت پہنچانا کچھ برا نہیں۔ یہ حدیث من لم یمنعہ من الحج حاجۃ ظاھرۃ او سلطان جائر او مرض حابس فلیمت انشاء یھودیا او نصرانیا اپنے اطلاق سے ہماری مؤید ہے نیز جامع الرموز میں جواہر سے ہے مع امن الطریق ای مع ظن مرید الحج ان طریقہ امن من العصیان والقتل وغیرھما فان علم انہ لم یأمن غالبا یجوز تأخیرہ کما فی الجواھر الا یری ان ابا بکر الوراق خرج حاجا فلما ذھب مرحلۃ قال لاصحابہ ردونی فقد ارتکبت سبع مائۃ کبیرۃ فی مرحلۃ واحدۃ فردوہ۔ مع امن طریق کے یعنی حج کے ارادہ کرنیوالے کا غالب گمان یہ ہوا کہ اُس کا راستہ عصیان و قتل وغیرہا سے پاک ہے۔ پھر اگر گمان

طالب یہ جانے کہ راہ پُرامن نہیں تو تاخیر جائز ہے جیسا کہ جواہر میں ہے اسکے بعد حضرت ابوبکر صادق قدس سرہٗ کا واقعہ ہے کہ وہ حج کے ارادے سے ایک حلہ تک تشریف لائے پھر بخوف غلبۂ عصیاں اپنے اصحاب سے فرمایا مجھے واپس کردو۔ کیا آج کوئی عصیان سے انکار کرسکتا ہے۔ کیا ابن سعود کے بازو قوی کرنا اُس مخذول و مطرود کے پیچھے حرمین محترمین پر اور زیادہ جمنے کا سبب ہونا اور سانپ کو دودھ پلانا یہ کوئی ہلکی بات ہے۔ بالجملہ روشن نصوص واضح جلیہ جلیلہ سے یہ امر ظاہر و باہر ہوگیا کہ جب تک نجدی امین [ملیہ] ما علیہ کا فتنہ حجاز مقدس میں ہے اُس وقت تک حج یا ادائے حج فرض نہیں اے ہمارے رب بطفیل سید العجم والعرب اس فتنہ کو جلد دُور فرما۔ الٰہی تجھے تیرے محبوب کا واسطہ دیکر ہم عاجز گنہگار ذلیل و نابکار بندے عرض گزار ہیں کہ ہمارے اعمال بد پر نظر نہ فرما ع بر ما منگر بکرم خویش نگر۔ اپنے کرم سے ہماری دعائیں قبول کر اے منتقم جبار جلد سے جلد ابن سعود مخذول و مطرود اور اُس کے ہمراہی نا محمود [مسعود] کو عاد و ثمود کی طرح ہلاک فرما الٰہی جلد از جلد اپنے اور اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کے دیار پاک کو ان نجسوں کی نجاستوں سے پاک فرما اُن لعینوں پر اپنے قہر و غضب کی بجلیاں گرا اللھم شتت شملھم و فرق جمعھم وافسد تدابیرھم و قصر اعمارھم و دمر دیارھم اللھم مزقھم کل ممزق اللھم خذھم

[illegible] ۔ اس واضح بیان، روشن تبیان سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ جو اس مدت تک حج نہ کریں گے جب تک بعونہ و کرمہ تعالیٰ فتنۂ ملعونۂ نجدیہ کا استیصال ہو اور استیصال فتنہ سے پہلے اُن کا وقت آجائیگا وہ آثم نہ مریں گے جبکہ اس فتنۂ ملعونہ سے پہلے اُن پر حج فرض نہ ہو لیا ہو یا اُنھوں نے وقتِ ادا نہ پالیا ہو۔ کہ اس فتنہ کے بعد سے جب تک یہ فتنہ رہے اوپر معلوم ہوچکا کہ فرضیت [یا] لزوم ادا ساقط ہے گناہ توجب ہو کہ اُن پر واجب بھی ہوا ہو تو اُن کے نزدیک وہ

گنا ہگار ہیں جو وجوب علی التراخی مانتے ہیں نہ اُن کے نزدیک جو وجوب علی الفور کے
قائل ہیں کہ علی الفور یا علی التراخی واجب تو مستجمع شرائط ہی پر ہوگا اور جب شرط مفقود
وجوب مفقود۔ ہاں وہ جن پر اس فتنہ سے پہلے واجب ہوا اور انھوں نے قبل از
فتنہ اُس کی ادا کا وقت پایا اور ادا نہ کیا اُن کے نزدیک جو وجوب علی الفور کے
قائل ہیں آثم ٹھہریں گے اور جو وجوب علی التراخی بتاتے ہیں اُن کے اس بارے
میں تین قول ہیں ایک یہ کہ وہ آثم نہ ہونگے اسلیے کہ جب تاخیر جائز ٹھہری تو انھوں نے
کسی محظور کا ارتکاب نہ کیا۔ دوسرا یہ کہ آثم ہونگے کہ جواز تاخیر نہ تھا مگر بشرط سلامت
و ادا اور یہی اصح الاقوال ہے اور تیسرا یہ کہ اگر خوف فقر و ضعف و کبر تھا اور حج نہ کیا
یہانتک کہ مرگیا تو آثم ہوا اور اگر موت نے اچانک آلیا تو نہیں۔ اور وہ جسے قرب
موت کا امارات و علامات ظن غالب تھا اور حج کو جب نہ گیا اور اب مرگیا تو بالاتفاق
آثم ٹھہریگا مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے قال الکرمانی لو لم یحج حتی مات
فھل یأثم بذلک فیہ ثلثۃ اوجہ احدھا انہ لایأثم بذلک لانا جوزنا
التاخیر فلم یکن مرتکبا محظورا بعد ذلک والثانی انہ یأثم لانا جوزنا
التاخیر بشرط السلامۃ والاداء وھذا اصح الاقوال والثالث ان خاف
الفقر و الضعف والکبر فلم یحج حتی مات یأثم وان ادرکتہ الموت
فجأۃ قبل خوف الفوات لم یأثم واما اذا ظن الموت بالامارات فیأثم
بالفوات اتفاقا لان العمل بدلیل القلب اجب عند فقدان غیرہ۔
مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ جن پر فتنے سے پہلے واجب ہوا وہ اور جن پر اب
واجب ہوا ان میں سے جس جس کا اس عرصہ میں وقت آتا جائے وہ وصیت حج
کرتا جائے۔ رہا فسق تو وہ قائلین وجوب علی الفور کے نزدیک بھی فوری نہیں کہ
تاخیر کے ساتھ ہی فوراً مرتکب فاسق ہو جائے بلکہ بعد اصرار۔ اُسی میں منح الغفار

سنة وينبغي ان لا يصير فاسقا مردود الشهادة على قول ابي يوسف المعتمد بل لابد ان يتوالى عليه سنون لان التاخير في هذه الحالة صغيرة لانه مكروه تحريما ولا يصير فاسقا بارتكابها مرة بل لابد من الاصرار عليها و هذا ظاهر جدا لما تقرر ان الفورية ظنية لان دليل الاحتياط ظني

یہاں کے نجدیانِ بدلگام جو آج اس حال میں فرضیتِ حج یا لزومِ ادا کی بانگ بے ہنگام محض نجدیت کے سبب اُبھار رہے ہیں خصوصاً بعض وہ جو زمیندار میں کالم کے کالم سیاہ کر رہے ہیں اور ایڑی چوٹی کے زور لگائے جا رہے ہیں اور یوں اپنے آقائے نعمت ابن سعود کی نمکخواری کا حق ادا کرنا چاہتے ہیں ذرا یہ دیکھیں کہ نجدی بھی اس سے اختلاف نہیں کر سکتا کہ امن شرط فرضیت حج ہو ورنہ آج سے پہلے کیا جتنے نجدی مر گئے اور اس لیے انھوں نے حج نہ کیے کہ مکہ معظمہ شریف حسین کے پاس تھا کیا وہ اس کے نزدیک تارک فرض رہے اور مدتوں حج نہ کرکے فاسق فاجر مرے۔ اگر تمھارے نزدیک نجدیوں کے لیے ترکوں یا شریف حسین کے قبضے میں مکہ معظمہ ہونا اور نجدیوں کو اُن سے محض بدگمانی کی بنا پر خوف قتل و نہب ہونا اُن سے فرضیتِ حج ساقط کرتا ہو تو ہمارے لیے ظلم نجدی جیسے مظالم ظاہر و عالم آشکار ہیں ایسے مفتن کا وہاں ہونا کیوں عذر نہیں ہو سکتا وجہ فرق بتاؤ الحمد للہ یہاں مونہہ زوروں کے مونہہ پر ایسا بھاری پتھر رہے گا جس کے سبب گھٹ گھٹ کر رہ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ چاہے تو لب تک نہ ہلا سکیں گے۔

اپنے مسلمان بھائیوں سے گزارش

گرامی برادران۔ یہ تو آفتاب نصف النہار کی طرح ہر ذی عقل پر روشن

وآشکار ہولیا کہ ان دنوں آپ پر حج فرض نہیں یا ادا لازم نہیں تاخیر روا ہے
اور یہ ہر مسلمان جانتا ہے اور اپنے سچے دل سے مانتا ہے کہ اس نجدی علیہ ما علیہ
کے اخراج کی ہر ممکن سعی کرنا اُس کا فرض ہے۔ اور یہ بھی ہر ذی عقل پر واضح ہے
کہ اگر حجاج نہ جائیں تو آسے تارے نظر آجائیں نجدی سخت نقصان عظیم اُٹھائیں
اُن کے پاؤں اُکھڑ جائیں آپ کے ہاتھ میں اور کیا ہے یہی ایک ایسی تدبیر ہے جو
انشاء اللہ کارگر ہوگی اب آپ ہی پر فیصلہ ہے کہ آپ کو کیا کرنا ہے۔ **مسلمانو**
تم میں کے وہ جن پر حج نجدی بھی فرض نہیں بتا سکتے مثلاً وہ عورتیں جو اتنی ثروت و استطاعت
تو رکھتی ہیں جتنی وجوب حج کے لیے درکار مگر انھیں محرم نہیں ملتا جس کے ساتھ وہ حج کو
جائیں یا وہ گدا اگر جو مانگ کر حج کو جاتے ہیں ان کو تو اس طرح جب کبھی جائیں جانا جائز ہی
نہیں۔ خصوصاً اس وقت یونہیں وہ لوگ جو کچھ مال تو رکھتے ہیں مگر اتنا نہیں جسکے سبب
اُن پر حج فرض ہو وہ اپنے زن و فرزند کو یونہیں چھوڑ جائیں حقوق العباد میں گرفتار ہو کر
اپنے بی بی بچوں کا پیٹ کاٹ کر خود اپنی ضروریات روک کر وہ بھی ایسے وقت اُس ظالم
نجدی علیہ ما علیہ کو اُس روپے سے جو یوں جمع کیا ہو اور اپنی بی بی بچوں کا حق ہو مدد پہنچائیں
کیا کوئی نجدی بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ بے محرم جو عورت حج کو جائے اسکے قدم قدم پر گناہ
نہ لکھا جائے۔ کیا کوئی وہابی بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ مانگ کر حج کو جانا روا ہے۔ یا وہ مال جو بی بی
بچوں اور اپنی ضرورتوں سے فارغ نہ ہو اُس مال کو لیکر بی بی بچوں کو یونہیں چھوڑ کر چلا جانا جائز
ہے کیا ایسوں سے معاذ اللہ یہ سوال نہیں ہوسکتا کہ جب تم پر حج فرض نہ تھا تو تم نے
وہاں جاکر ہمارے اور ہمارے محبوبوں کے دشمنوں کو کیوں مدد پہنچائی۔ رہے وہ جن پر
اس ہوتی تو حج کو جانا لازم ہوتا وہ بھی اُس دن سے خوف کریں کہ وہ رحمٰن جو تمہارا دیان
بھی ہے اگر اُن سے سوال کرے کہ جب تمہیں التوا و تاخیر کی اجازت تھی۔ ہمارے
بندگانِ خاص تمہارے اماموں ابوبکر جصاص و ابو الفضل کرمانی و عبداللہ بلخی ابن

حجاج اور اور علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہمارے ناچیز بندے تمہارے خادم خدام مصطفےٰ رضا نے تم تک پہنچا دیا تھا پھر بھی تم نہ مانے اور تم نے ہمارے اور ہمارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کو اپنے مال لٹوا کر مدد پہنچائی ہمارے مقدس شہروں پر اُن کا نجس قبضہ اور بڑھا دیا۔ تو تم کیا جواب دوگے والعیاذ باللہ سبحٰنہ وتعالیٰ۔ حج کو جو مسلمان جائیگا اور حج کر لیگا حج تو ہو جائیگا مگر ہر عاقل کے نزدیک طاعت ایسے طور پر کرنی چاہیے جس سے اللہ عزوجل راضی ہو طاعت سے جو مقصود ہے وہ حاصل ہو نہ کہ یوں کہ معاذ اللہ معاصی پر شامل ہو۔ یہ تھا حق کا پیام آگے آپ جانیں اور آپ کا کام والسلام خیر ختام ھکذا ینبغی الجواب واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ شانہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نی کل فصل وباب وصلی اللہ رب الارباب وسلم الرحیم التواب علی نبینا الاواب مع الآل والاصحاب الی یوم الحساب۔

کتبہ عبدہ المذنب الفقیر مصطفیٰ رضا محمد القادری البرکاتی النوری الرضوی البریلوی غفرلہ مولاہ العلی القوی وحقق املہ واصلح عملہ بفیضہ ... الولی آمین ...

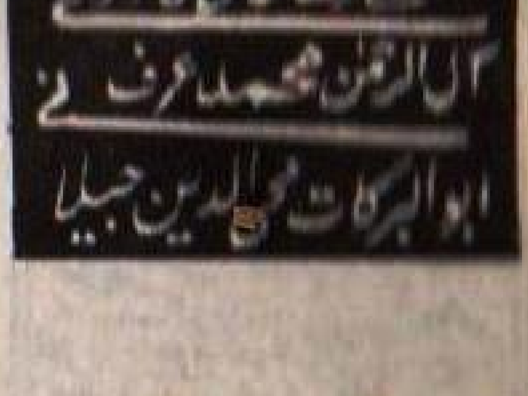

تصدیقات علمائے کرام بریلی

الحکم الحکم والعلم عند من لہ العلم

الفقیر محمد حامد رضا القادری النوری الرضوی غفرلہ

لقد اصاب المجیب
رحم الٰہی غفرلہ مدرس مدرسہ اہلسنت وجماعت بریلی

صح الجواب
الفقیر القادری محمد عبد العزیز غفرلہ رضوی
مدرس مدرسہ اہلسنت وجماعت بریلی

الجواب ہو الصواب
رضا حسن عفی عنہ بریلوی (دبیر کامل وفاضل ادب لکھنؤ یونیورسٹی)

الجواب صواب سیدنا المجیب مثاب
فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ

الجواب صحیح وصواب المجیب نجیح ومثاب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصدق والصواب۔
کتبہ محمد ضیاء الدین التلہری المکنی بابی المساکین عفا عنہ رب العلمین

لقد اصاب المجیب
عبد الرحمن قادری رضوی غفرلہ

للہ در المجیب
فقیر تقدس علی رضوی غفرلہ خادم طلبہ و نائب مدیر دار العلوم منظر اسلام بریلی

صح الجواب والمجیب لقد اصاب
فقیر عبد العزیز قادری رضوی مصطفوی متعلم مدرسہ منظر اسلام

لقد اصاب المجیب
فقیر محمد زبیر احمد غفرلہ

اصاب من اجاب
محمد حسنین رضا قادری بریلوی

الجواب الجواب وہو الحق الصواب
فقیر ابو الانوار سید محمد شرف الدین اشرف اشرفی جیلانی جائسی عفی عنہ

ابو الانوار سید محمد شرف الدین اشرف اشرفی جائسی

المجیب مصیب جزاہ اللہ الحسیب
فقیر احسان علی مظفرپوری ۔۔ جمادی الاخری ۱۳۶۵ھ مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی

محمد احسان علی

الجواب صحیح والمجیب نجیح
فقیر غلام جیلانی اعظمی عفی عنہ
لقد اصاب من اجاب اجاد سیدنا
فی ما اجاب
العبد الکئیب الاواہ اسیر الحسن راجی رحمۃ
ربہ ذی المنن الفقیر محمد ابرار حسن خادم الافتاء
فی دار العلوم منظر الاسلام الکائنۃ فی بلدۃ
بریلی
المجیب مصیب والمجیب قد اجاد فیما اجاب
وافاد وافاد فی اناض واصاب واللہ
تعالیٰ اعلم بالصواب نمقہ محمد ابراہیم
رضا القادری الرضوی الحامدی
البریلوی غفر لہ مولاہ القوی آمین
خادم طلبۃ العلم بدار العلوم
منظر اسلام بلدہ بریلی۔
ھذا الجواب بلا شک وارتیاب
والمجیب مصیب مثاب واللہ اعلم
بالصواب
احقر محمد کامل غفرلہ
الجواب صحیح وخلافہ قبیح
محمد ثابت علی نقشبندی خلیل آبادی غفرلہ

... عام مسلمانوں کے بارے میں ابن سعود
کے اعتقاد اور اس کے افعال حرکات
فتنہ و فساد کی وجہ جب کہ مسلمان مخدوش
ہیں اور اپنی جان و مال عزت آبرو کے
متعلق اس کے اعتقادات کی وجہ سے
غیر مامون ہیں تو اس بلا و مصیبت کے
دفعہ ہونے تک انتظار کریں اور اللہ
تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ اس مصیبت
کو مسلمانوں سے دفع فرما کر انھیں حج
و زیارت کا اطمینانی موقع دے۔ آمین
محمد ظفر الدین قادری رضوی بہاری مجیبوی
غفر اللہ المولی القوی
الحمد للہ ما اجاب بہ مولانا المحقق
واستاذنا المدقق ادام اللہ وجودہ
وجودہ ومن ظلہ فھو الحق بلا فریۃ
وخلافہ باطل بلا مریۃ واللہ سبحنہ
وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم
حررہ الفقیر ابو الفرح عبد الحامد
محمد علی السنی الحنفی الرضوی الحامدی
غفر لہ ذنبہ الجلی والخفی مولاہ العلی
القوی۔ آمین

الحکم بالمتوا ترانج صحیح والمجیب نجیح
فقیر حشمت علی غفرلہ الولی سنی حنفی بریلوی

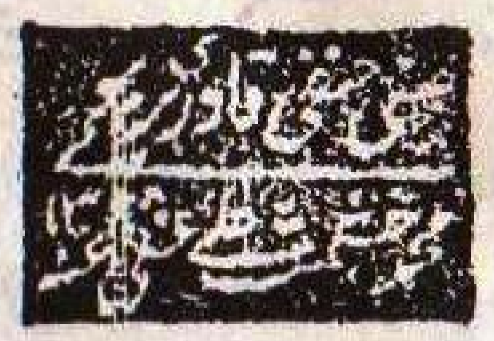

تصدیقات علمائے کرام اجمیر شریف

محمد یان لئام کا یہ مشہور عقیدہ ہے کہ اپنے ہم عقیدہ کے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر مشرک مباح الدم جانتے ہیں مسلمانوں کے جان و مال تلف کرنا اچھا سمجھتے ہیں حدیث میں بھی ان کے بارے میں ارشاد ہوا یقتلون اھل الاسلام و یدعون اھل الاوثان۔ ان کی علامت ہے کہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں سے تعرض نہ کریں گے۔ امنت باللہ و رسولہ صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب ان بدکرداروں کے یہ عقائد و اقوال و افعال ہیں تو نرا احمق وہ جو کہے کہ شیر کے کٹھرے میں بھی انسان کے لیے امن ہے اگر اسی کو امن کہا جائے تو بدامنی کی صورت مفقود اور امن کی شرط بے فائدہ۔ اور جب ان کی حکومت میں مسلم کے لیے امن نہیں تو شرط فرضیت حج معدوم۔ مسلمان بجز قنت دعا کریں کہ اللہ تعالٰی اس قرن الشیطان اور اس کے متبعین کو جلد فنا کرے کہ امن و امان کے ساتھ حج و زیارت نصیب ہو۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

کتبہ الفقیر ابو العلا محمد امجد علی الاعظمی الرضوی عفی عنہ

ذالک کذالک انی مصدق لذالک
فقیر ابو الضیا محمد حفیظ الدین امجدی سجانی مصطفوی رضوی قادری جیلانی

تصدیقات علمائے کرام مارہرہ شریف

الجواب صحیح
فقیر اسمعیل حسن عفی عنہ قادری احمدی برکاتی مارہری خادم آستانہ و سجادہ برکاتی احمدی

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر اولاد رسول محمد میاں القادری البرکاتی

غفرلہ

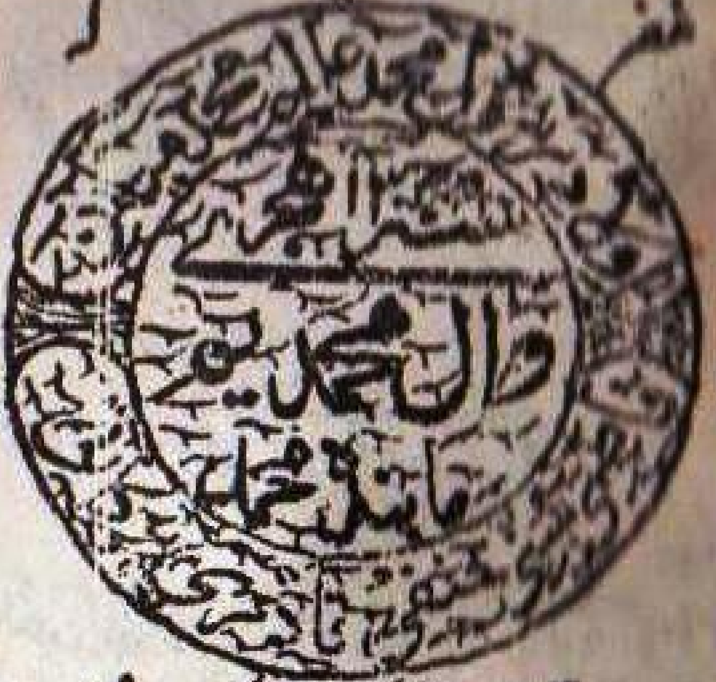

تصدیقات علمائے کرام کچھوچھہ شریف

اصاب من اجاب

عبدہ فقیر سید ابو احمد المدعو محمد علی حسین
الاشرفی الجیلانی الکچھوچھوی فیض آبادی

المجیب مصیب

فقیر ابو المحمود سید احمد اشرف اشرفی
جیلانی متوطن کچھوچھہ شریف

تصدیقات علمائے کرام مرادآباد

لقد اجاب المجیب بالتحقیق الصدق
والصواب

اللہم اعطہ الجزاء الخیر لکاتبہ
فی الدین آمین یارب العلمین

الفقیر العبد المعتصم بحبل اللہ المتین محمد نعیم الدین

للہ در المجیب المثاب

واللہ اعلم بالصواب

فقیر محمد عمر نعیمی عفا اللہ عنہ مرادآبادی

الجواب صحیح

فقیر محمد احسان الحق نعیمی غفرلہ

صح الجواب بلا ارتیاب
واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر ابو الاسرار محمد عبد اللہ عفی عنہ

ذلک الجواب ھو الصواب
واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد یونس عفا اللہ عنہ

تصدیقات علمائے کرام رامپور

الجواب صحیح

العبد

عبد اللہ بہاری عفا عنہ الباری مدرس مدرسہ
ارشاد العلوم رامپور

الحمد للہ العلی الاعلی والصلوٰۃ والسلام
علی سیدنا محمد المصطفی والہ وصحبہ
الکرام البررۃ التقاۃ اما بعد وہابی اہل
نجد کے عقائد کے موافق دماء و اموال عامۃ
المسلمین کے حلال و مباح ہیں اور سب کو
سوائے اپنے مشرک خیال کرتے ہیں۔

جو اُن کی طائف وغیرہ کی لوٹ وغیرہ میں ایسا ظاہر و مبرہن ہو چکا کہ جسکے لیے اب کوئی حیلہ بھی نہیں ہو سکتا پس ایسی حالت میں التواء حج جس کے فورًا بربنائے احتیاط ہے اگر کیا جائے تو موافق تحقیق انیق علامۃ المجیب المصیب المثاب بالکل صحیح موافق شریعت مطہرہ ہے فقط

العبد

محمد حسین العمری المجددی ناظم مدرسہ ارشاد العلوم واقع ریاست رامپور محلہ چاہ شور

خادم محمد مصطفیٰ ابن محمد حسین
۱۳۳۶ھ

ما اجاب فقد اصاب

العبد

مغیث الدین منگا پوری عفا عنہ مدرس مدرسہ ارشاد العلوم رامپور

الجواب صواب

العبد محمد نبی عفی عنہ مدرس مدرسہ

ارشاد العلوم رامپور

الجواب هو الصواب

العبد

محمد ریحان حسین العمری المجددی مدرس مدرسہ ارشاد العلوم رامپور

مجددی
محمد ریحان حسین

تصدیقات علمائے کرام دہلی و میرٹھ و کانپور

جو مسلمان ابن سعود کی حرکات ناشائستہ سے اپنی جان و مال پر خائف ہیں اُن پر حج فرض نہیں کہ جان و مال پر مامون ہونا شرائط وجوب حج سے ہے جس کو مجیب فیض نے نہایت شرح و بسط سے اپنے جواب میں ارقام فرما دیا فللہ در المجیب فقط

محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد فتحپوری دہلی

محمد — اللہ
ابو المظفر — مظہر
امام مسجد فتحپوری

ابن سعود مطرود اور اُس کی فوج کے ہاتھوں جو واقعات حرمین طیبین حفظہما اللہ تعالےٰ میں واقع ہوئے وہ اظہر من الشمس

بیان الاس ہیں علاوہ اس کے
ان کے عقائد میں خلل کہ اہلسنت و جماعت
کثر اللہ سوادہم سب مشرک ہیں بموجب
اہلسنت کو شہید کرنا اُن کے نزدیک
جائز اُن کا مال لوٹنا مباح جس کی شہادت
ہیں واقعات قتل و غارت جو طائف وغیرہ
میں انکے ہاتھوں ظاہر ہوئے کافی ہیں
اور یہ تمام صورتیں امن کی معدوم کرنیوالی
ہیں اور بحالت عدم امن حج کا ملتوی ہونا
لازم ہے جیسا کہ کتب فقہیہ سے ظاہر جسکی
تفصیل واضح اصل جواب میں گزری اور حج
کے ملتوی ہونے سے تجویز کے ناپاک
ثمرے انشاء اللہ تعالیٰ حرمین طیبین
میں ظاہر ہو جائیں گے ۔ واللہ تعالیٰ
اعلم وعلمہ اتم واحکم وصلی اللہ علی النبی الکریم
وسلم وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

کتبہ

العبد المعتصم ... محمد عبد الحفیظ السنی الحنفی
البریلوی ... فی المدرسۃ النعمانیۃ
الکائنۃ فی بلدۃ دہلی

الجواب صحیح والمجیب مصیب
ومثاب

حررہ الفقیر محمد عبد الحنان الحنفی السنی المدرس
فی المدرسۃ النعمانیۃ الواقعۃ فی بلدۃ دہلی

محمد عبد المجید نعمانی مہتمم مدرسہ نعمانیہ اسلامیہ دہلی

ان ہذا ہو الحق المبین
حررہ الفقیر محمد عبد الغفور الحنفی السنی
المدرس فی المدرسۃ النعمانیۃ فی بلدۃ دہلی

ہذا ہو الحق والحق احق ان یتبع
احمد مختار الصدیقی صدر جمعیۃ علمائے بمبئی

للہ در المجیب

ہذا ہو الحق وخلافہ باطل
نثار احمد کانپوری عفا اللہ عنہ

تصدیقات علمائے کرام پنجاب

اصاب من اجاب
ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رضوی الوری

اصاب من اجاب

ابو یوسف محمد شریف خطیب جامع مسجد
کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ

الجواب صحیح

حررہ بندہ ذوالمنن ابو یوسف نور الحسن عفا اللہ عنہ
خطیب جامع مسجد کلاں سیالکوٹ

اصاب من اجاب

سید محمد نور شاہ ارسالنگل خطیب جامع
مسجد تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔

جب غیر مامون ہونا ہر طرح سے ملک سنت
کا شر ہائی نجدیوں سے امر متیقن ہے
لامحالہ تا حصول امن طریق اور نکالے جانے
ابن سعود نامسعود علیہ ما علیہ کے تمام
مسلمانوں پر حج واجب نہیں اور التوا حج
ضروری فقط

ابو محمد محمد دیدار علی الوری خطیب مسجد وزیر خان
مرحوم واقع لاہور عفی اللہ عنہ وعن والدیہ

ابن سعود نامسعود کے ظالمانہ و وحشیانہ
مظالم سے دنیائے اسلام بے چین ہے
بنا بریں ابن سعود کا اخراج حجاز مقدس سے
واجب ہی اور اسکی بہترین تدبیر یہی ہے
کہ جب تک ابن سعود کے ناپاک قدم سے
ارض مقدس حجاز پاک نہ ہو جائے حج ملتوی
کر دیا جائے۔ فقط

نمقہ بقلمہ و قالہ بفمہ الفقیر ابو البرکات سید احمد
سنی حنفی قادری رضوی الوری از مسجد وزیر خان
لاہور

ھذا ھو الحق والحق احق بالاتباع

فقیر محمد غلام جان سنی حنفی قادری رضوی عفی عنہ
مدرس مدرسہ انجمن نعمانیہ ہند لاہور

اصاب المجیب الفاضل العلامۃ فی الجواب

مصیبۃ شاب فللہ درہ وعلی اللہ اجرہ یجب
للمسلمین التوار فریضۃ الحج فی ایام تسلط النجدی
الظالم علی الارض المقدسۃ فان فی صورۃ اداء فریضۃ
الحج فی ہذہ الایام للمسلمین من ہلاک النفس و اضاعۃ
المال وقال اللہ سبحنہ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ
ولان فیہ اعانۃ بالمال للظالم واعانۃ الظالم ممنوع
بنص القرآن۔ ہذا ما عندی والحق ما عند اللہ سبحنہ
الراقم الاثم محمد کرم الدین عفا عنہ نزیل بلدۃ بھیں
من مضافات جہلم پنجاب

ذلک کذلک وانا مصدق بذلک

وانا العبد المفتقر الی اللہ العزیز ابو رشید محمد عبد العزیز
عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد وزیر خان مضافات لاہور

صح الجواب واللہ تعالی اعلم بالصواب
فقیر محمد سردار احمد غفر لہ المولی الاحد گورداسپوری

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب۔ فقیر محمد عمر الدین [illegible] ہزاروی [illegible] عفا اللہ عنہ

صحت نامہ رسالہ تنویر الحجہ لمن یجوز التوار الحجہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۱۴	نجدی چلوں	نجدی چیلوں
//	//	حربی کمہ	زبی کو
		للمجموع	للمجموع
		لاتنتفی	لاتنتفی
		اب آپ	×
		تسلیم	تسلیم
		صورت	صورت
		قتل	قطع
۱۹	۱۹	المرعلمین	المرسلین
		بیجے	بیجے
		نظر نہ فرما	نہ فرما نظر

سطر	غلط	صحیح
[illegible]	سطرہ	سیطرۃ
[illegible]	فررق	فرق
۱۳	ہوئے پر	ہوئے ہونے پر
۱۳	لمفسا	نفسا
۱۸	بندے	بندے
۱۸	التبد	العبد
۱۹	احمدیہ	احمدیہ ہیں
۱۴	کساب	کباب ہے
۸	بضو	وضو
۱۳	وجوہ شر	وجوہ شرط
۱۱	الایجب	لایجب
[illegible]	الامنا	امامنا
[illegible]	منہا	عنہما
[illegible]	[illegible]	بجب علیہم
[illegible]	[illegible]	بہم
[illegible]	[illegible]	اد مادۃ
[illegible]	[illegible]	او مناع
۱۱	[illegible]	نفس ورود
[illegible]	حسب	حسب
۱۱	اس	اس
۲۰	واسک	ویسک
۲	[illegible]	اعلیحضرت
۸	گےگے	گے
۱۱	[illegible]	بید سرغ
[illegible]	الاعلام	الاعلام

صحت نامہ تصدیقات

صفحہ		غلط	صحیح
۲۵		لدالعلم	لہ العلم
۲۷		عمراللہ للمولی القوی	غفر لہ اللہ المولی القوی
۲۸		ذالک کذلک	ذلک کذلک
//		ابو الغنسیا	ابو الضیاء
۳۱		بین سن	بین سنا
۳۲		ارسانگلا	ارسانگا
//		علی اللہ اخرۃ	علی اللہ اجرہ
//		بھاگلپوری	بھادل پوری

۲۰۰۰۶

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

الحمد للہ تعالیٰ

یہ جلد باب الاذان تک ہے اور جلد ثالث انشاء اللہ تعالیٰ شروط الصلوٰۃ سے شروع ہوگی اس جلد میں بظاہر ۸۰ سو فتوے اور حقیقۃً ہزارہا مسائل ہیں۔ اس اعلیٰ درجہ کی تحقیق و تنقیح کے ساتھ کہ آجتک کسی کتاب میں نہ ملے۔ الحمد للہ کتنے کتنے معرکۃ الآرا مسائل بوجہ کثرت اختلافات آجتک نامنقح الجھے ہوئے تھے بفضلہ عزوجل ایسے صاف منقح ہوئے کہ جسکی قدر اہل ایمان و انصاف ہی جانینگے وللہ الحمد اس جلد میں ۷ رسائل ہیں حاسدین جب اپنے اساتذہ و آبا و اجداد میں اسکا عشر عشیر بھی نہیں پاتے ناچار بدگوئی و دشنام سرائی سے کام لیتے ہیں اور اللہ عزوجل حسیب اور حساب قریب ہے مگر الحمد للہ زمانہ اہل انصاف سے خالی نہیں وہ کہ حاسدوں کی آنکھوں میں خار ہے حق پسند نگاہوں میں نور اور دل میں سرور ہوگا + واللہ المستعان +

المشتہر

محمد ابراہیم رضا خاں قادری
رضوی حامدی بریلوی
غفرلہٗ

جلد دوم

قیمت